Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4(October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
December 02, 2025

Islamic Ideology and Pakistan's Foreign Policy: In the Light of Prophetic Letters

اسلامی نظریات اور پاکستان کی خارجہ پالیسی: خطوطِ نبوی ﷺ کی روشنی میں

Hafiz Waseeq Shabeer
MPhil Research Scholar, Mohi Ud Din Islamic University
Nerian AJK
Email: waseeqch888@gmail.com

Abstract
Pakistan, as an ideological state, is bound by Islamic principles in formulating its foreign policy. This research paper examines the diplomatic letters and foreign policy principles of the era of the Prophet Muhammad (peace be upon him) in the context of modern international relations. The main source of this research is the letters that the Prophet Muhammad (peace be upon him) sent to Heraclius (Rome), Chosroes (Iran), Muqawqis (Egypt) and Negus (Ethiopia). It is made clear in the paper that the letters of the Prophet (peace be upon him) were not limited to religious invitations but also laid down the principles of state sovereignty, diplomatic immunity and international peace. The conclusions drawn from the research are that Pakistan should adopt a combination of "wisdom" and "national dignity" instead of an apologetic attitude to face the current political challenges. Also, academic competence and responsiveness should be given priority in the selection of ambassadors. This paper suggests that the axis of Pakistan's foreign policy should be "peace for the world" and "unity of the Ummah" as was the hallmark of the state of Medina.

Keywords: Prophet Muhammad's (PBUH) Letters, Pakistan's Foreign Policy, Diplomatic Etiquette, International Relations, State Of Medina

تمہید

پاکستان کا قیام محض ایک جغرافیائی تبدیلی نہیں تھی بلکہ یہ ایک نظریاتی ریاست کا ظہور تھا جس کی بنیاد "لا الہ الا اللہ" پر رکھی گئی۔ کسی بھی نظریاتی ریاست کی خارجہ پالیسی اس کے بنیادی عقائد اور مقاصد کی عکاس ہوتی ہے۔ چونکہ پاکستان کا آئین اسے ایک اسلامی جمہوریہ قرار دیتا ہے لہذا اس کی خارجہ پالیسی کے خد وخال بھی اسلامی اصولوں اور سیرتِ طیبہ ﷺ کے تابع ہونے چاہئیں۔ اس ضمن میں رسول اللہ ﷺ کی سیاسی بصیرت اور

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4(October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
December 02, 2025

بالخصوص سربراہانِ مملکت کو لکھے گئے "خطوطِ نبوی" ہماری خارجہ پالیسی کے لیے ایک بہترین اور ابدی مسودہ فراہم کرتے ہیں۔

عہدِ نبوی ﷺ کی سفارت کاری اور خطوط کا پس منظر

صلح حدیبیہ (6 ہجری) کے بعد جب ریاستِ مدینہ کو جزیرہ نمائے عرب میں ایک تسلیم شدہ سیاسی قوت کے طور پر استحکام ملا تو نبی کریم ﷺ نے اپنی دعوت کو آفاقی سطح پر پھیلانے کا فیصلہ کیا۔ آپ ﷺ نے اس دور کی سپر پاورز (روم و ایران) سمیت مختلف حکمرانوں (شاہِ حبشہ، مقوقس شاہِ مصر، اور امراءِ عرب) کو خطوط ارسال کیے۔ یہ خطوط محض مذہبی دعوت نہ تھے بلکہ یہ ریاستِ مدینہ کی بہترین "خارجہ پالیسی" کا مظہر تھے جن میں دعوتی مشن کے ساتھ ساتھ سیاسی دانش، نفسیاتی ادراک اور بین الاقوامی آداب کا خیال رکھا گیا تھا۔

خطوطِ نبوی ﷺ سے اخذ کردہ اصول اور پاکستان کی خارجہ پالیسی

اگر ہم ان خطوط کا بغور جائزہ لیں تو ہمیں پاکستان کی خارجہ پالیسی کے لیے درج ذیل رہنماء اصول ملتے ہیں:

1. **نظریاتی تشخص اور دوٹوک موقف:** رسول اللہ ﷺ کے تمام خطوط کا آغاز "بسم اللہ" اور "محمد رسول اللہ" کی مہر سے ہوتا تھا[1]۔ آپ ﷺ نے قیصرِ روم ہو یا کسریٰ ایران کسی کے رعب میں آئے بغیر اپنی نبوت اور اسلام کی حقانیت کو بیان کیا۔

پاکستان کے لیے سبق: پاکستان کی خارجہ پالیسی معذرت خواہانہ (Apologetic) نہیں ہونی چاہیے۔ بین الاقوامی فورمز پر پاکستان کو اپنے "اسلامی تشخص" کو چھپانے کے بجائے اسے اپنی طاقت بنانا چاہیے اور اسلاموفوبیا جیسے مسائل پر قائدانہ کردار ادا کرنا چاہیے۔

2. **امن اور سلامتی کا پیغام:** ہرقل (شاہِ روم) اور دیگر حکمرانوں کو لکھے گئے خطوط میں آپ ﷺ نے "**أَسْلِمْ تَسْلَمْ**" (اسلام لاؤ، سلامتی پاؤ گے) اور "**سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى**" (سلامتی ہو اس پر جس نے ہدایت کی پیروی کی) کے الفاظ استعمال کیے[2]۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ اسلامی ریاست کی ترجیح "جنگ" نہیں بلکہ "امن" اور "سلامتی" ہے۔

[1] صحیح البخاری، کتاب: بدءالوحی، باب: کیف کان بدءالوحی، حدیث نمبر: 7
[2] صحیح مسلم، کتاب: الجہاد والسیر، باب: کتب النبی ﷺ الی ہرقل، حدیث نمبر: 1773

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4(October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
December 02, 2025

پاکستان کے لیے سبق: پاکستان کو دنیا بھر میں یہ تاثر اجاگر کرنا چاہیے کہ وہ ایک امن پسند ریاست ہے۔ ہماری خارجہ پالیسی کا محور خطے میں امن کا قیام اور دہشت گردی کا خاتمہ ہونا چاہیے بالکل اسی طرح جیسے ریاستِ مدینہ نے امن کے ذریعے اسلام کا پیغام پھیلایا۔

3. **مخاطب کی نفسیات اور حکمت**: نبی کریم ﷺ نے ہر حکمران کو اس کے مرتبے کے مطابق مخاطب کیا۔ ہرقل کو "عظیم الروم" (روم کا بڑا سردار) کہہ کر پکارا تاکہ سفارتی آداب ملحوظ رہیں[3]۔ مقوقس کے بھیجے گئے تحائف کو قبول کیا حالانکہ اس نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ یہ سفارتی لچک اور حکمت تھی۔

پاکستان کے لیے سبق: خارجہ پالیسی میں جذبات کے بجائے "حکمت" کی ضرورت ہوتی ہے۔ پاکستان کو چاہیے کہ وہ مخالف ممالک یا عالمی طاقتوں کے ساتھ تعلقات میں جذباتی نعروں کے بجائے سفارتی آداب اور قومی مفاد کو مدنظر رکھے۔ اختلاف رائے کے باوجود مکالمے کا دروازہ کھلا رکھنا سنتِ نبوی ہے۔

4. **خود مختاری اور قومی وقار**: جہاں نرمی کی ضرورت تھی وہاں نرمی برتی گئی لیکن جہاں ریاست کے وقار کا سوال آیا وہاں سمجھوتہ نہیں کیا گیا۔ جب ایرانی بادشاہ خسرو پرویز نے نامہ مبارک چاک کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ "اس کی سلطنت بھی اسی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی[4]۔ یہ ایک خود مختار ریاست کا جرات مندانہ ردعمل تھا۔

پاکستان کے لیے سبق: پاکستان کو اپنی خود مختاری پر کوئی سمجھوتہ نہیں کرنا چاہیے۔ سپر پاورز کے دباؤ میں آکر ایسے فیصلے نہیں کرنے چاہئیں جو قومی وقار کے منافی ہوں۔ خطوطِ نبوی ہمیں سکھاتے ہیں کہ ایک ریاست کو اپنے وقار کا تحفظ کیسے کرنا ہے۔

5. **مسلم امہ کا اتحاد**: نبی کریم ﷺ کی دعوت آفاقی تھی اور انہوں نے عرب و عجم کے فرق کو مٹا دیا۔ ریاست مدینہ کا پیغام پوری انسانیت کے لیے تھا لیکن مسلمانوں کے لیے "اخوت" کا رشتہ قائم کیا گیا۔

[3] ابن قیم الجوزیہ، زاد المعاد فی ہدی خیر العباد (ناشر: مؤسسۃ الرسالہ، بیروت) 3:689

[4] ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، (ناشر: دار احیاء التراث العربی) 4:269

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4(October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
December 02, 2025

پاکستان کے لیے سبق: پاکستان کے آئین کے مطابق خارجہ پالیسی کا ایک اہم ستون اسلامی ممالک کے ساتھ برادرانہ تعلقات ہیں[5]۔ پاکستان کو چاہیے کہ وہ OIC جیسے پلیٹ فارمز کو فعال کرے اور فلسطین و کشمیر جیسے مسائل پر امت مسلمہ کو ایک پیج پر لانے کے لیے اپنا کردار ادا کرے۔

عہدِ نبوی ﷺ کے سفراء: خصوصیات اور معیارِ انتخاب

ایک کامیاب خارجہ پالیسی کے لیے صرف "بہترین پیغام" کافی نہیں ہوتا، بلکہ "بہترین پیغام بر" (Ambassador) کا ہونا بھی ناگزیر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے جن صحابہ کرامؓ کو سفیر منتخب فرمایا وہ محض خط پہنچانے والے (Postman) نہیں تھے بلکہ وہ دانشور، معاملہ فہم اور جرات مند نمائندے تھے۔

پاکستان کی فارن سروس کے لیے عہدِ نبوی کے سفراء کی درج ذیل چار بنیادی خصوصیات مشعلِ راہ ہیں:

1. علم، حکمت اور حاضر جوابی (Diplomatic Wisdom & Presence of Mind)

سفیر کے لیے ضروری ہے کہ وہ جس ملک میں جائے، وہاں کے اعتراضات کا مدلل جواب دے سکے۔

مثال: حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ کو جب شاہِ مصر (مقوقس) کے پاس بھیجا گیا تو مقوقس نے ایک چبھتا ہوا سوال کیا: "اگر تمہارے نبی سچے ہیں تو انہوں نے اپنی قوم (قریش) کو بددعا کیوں نہ دی جب انہوں نے انہیں مکہ سے نکالا؟

جواب: حضرت حاطبؓ نے برجستہ جواب دیا: "آپ حضرت عیسیٰ کو مانتے ہیں تو جب ان کی قوم نے انہیں سولی دینے کی کوشش کی تو انہوں نے بددعا دے کر انہیں ہلاک کیوں نہیں کر دیا؟ مقوقس اس حاضر جوابی اور حکمت سے دنگ رہ گیا اور کہا: تم ایک سمجھدار آدمی ہو اور ایک سمجھدار نبی کے پاس سے آئے ہو[6]۔

پاکستان کے لیے سبق: سفیر کا انتخاب محض عہدے کی بنیاد پر نہیں بلکہ اس کی علمی قابلیت اور حاضر جوابی (IQ & EQ) کی بنیاد پر ہونا چاہیے۔

[5] دستورِ اسلامی جمہوریہ پاکستان (1973)، حصہ دوم، باب 2، دفعہ 40 (اسلامی دنیا کے ساتھ تعلقات اور بین الاقوامی امن کا فروغ)

[6] حافظ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، جلد 4: 272

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4(October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
December 02, 2025

2. ظاہری شخصیت اور وجاہت (Impressive Personality)

اسلام سادگی کا درس دیتا ہے لیکن بین الاقوامی سطح پر ریاست کی نمائندگی کے لیے "وجیہ شخصیت" کا انتخاب سنتِ نبوی ہے۔

مثال: نبی کریم ﷺ نے قیصرِ روم (ہرقل) کے دربار میں حضرت دحیہ کلبیؓ کو بھیجا۔ وہ صحابہ میں خوبصورتی اور وجاہت میں مشہور تھے[7]۔ سفارتی آداب میں ظاہری تاثر (First Impression) بہت اہمیت رکھتا ہے۔

پاکستان کے لیے سبق: سفارت کاروں کو اپنی شخصیت، لباس اور پریزنٹیشن (Presentation) میں باوقار ہونا چاہیے کیونکہ وہ ریاست کا چہرہ ہوتے ہیں۔

3. جرات اور بے خوفی (Courage & Confidence)

سفیر کو مرعوب نہیں ہونا چاہیے۔ اسے سپر پاورز کے سامنے بھی اپنی ریاست کا موقف آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بیان کرنا چاہیے۔

مثال: حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمیؓ کو ایران کے بادشاہ خسرو پرویز کے پاس بھیجا گیا۔ جب خسرو نے غصے میں خط پھاڑا اور دربار کا ماحول خوفناک ہو گیا، تو حضرت عبداللہؓ ذرا بھی نہیں گھبرائے۔ انہوں نے پورے اعتماد کے ساتھ دربار سے رخصت لی۔ ان کی باڈی لینگویج نے ثابت کیا کہ وہ کسی معمولی سردار کے نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کے سفیر ہیں[8]۔

پاکستان کے لیے سبق: پاکستانی سفراء کو عالمی طاقتوں کے دباؤ میں آئے بغیر قومی موقف پر ڈٹے رہنا چاہیے۔

4. زبان اور ثقافت سے واقفیت (Language & Cultural Proficiency)

اگرچہ خطوط عربی میں تھے لیکن آپ ﷺ نے ایسے صحابہ کی حوصلہ افزائی کی جو غیر ملکی زبانیں سیکھتے تھے۔

مثال: حضرت زید بن ثابتؓ کو نبی کریم ﷺ نے عبرانی (Hebrew) اور سریانی زبان سیکھنے کا حکم دیا اور انہوں نے محض چند ہفتوں میں مہارت حاصل کر لی[9]۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ "کمیونیکیشن" کے لیے دوسری قوم کی زبان جاننا سفارت کاری کا اہم ستون ہے۔

[7] ابن حجر عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، تذکرہ دحیہ بن خلیفہ
[8] صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب: کسریٰ کے نام خط، حدیث نمبر: 4424

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4(October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
December 02, 2025

پاکستان کے لیے سبق: فارن سروس کے افسران کے لیے تعیناتی والے ملک کی مقامی زبان اور کلچر پر عبور ہونا لازمی ہونا چاہیے۔

عہدِ نبوی ﷺ اور جدید سفارتی اصطلاحات (Comparative Analysis)

ذیل میں ان جدید اصطلاحات کا ذکر ہے جو آج کل "ویانا کنونشن آن ڈپلومیٹک ریلیشنز (1961)" کا حصہ ہیں، لیکن ان کی عملی بنیاد ہمیں 1400 سال قبل خطوطِ نبوی اور سیرت میں ملتی ہے۔

1. سفارتی استثنیٰ (Diplomatic Immunity)

جدید مفہوم: سفیروں کو گرفتار نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی انہیں قتل کیا جا سکتا ہے چاہے حالات کتنے ہی کشیدہ کیوں نہ ہوں۔

عہدِ نبوی کا اصول: مسیلمہ کذاب کے دو سفیر جب آپ ﷺ کے پاس آئے اور گستاخی کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر سفیروں کو قتل کرنا جائز ہوتا تو میں تمہاری گردنیں اڑا دیتا۔" (ابو داؤد: 2761)۔ یہ جملہ آج کے "Diplomatic Immunity" کی بنیاد ہے۔

2. سفارتی اسناد (Credentials / Letter of Credence)

جدید مفہوم: جب کوئی سفیر دوسرے ملک جاتا ہے تو وہ اپنے سربراہِ مملکت کی طرف سے ایک تعارفی خط اور مہر شدہ سند پیش کرتا ہے تاکہ اس کی سرکاری حیثیت تسلیم کی جائے۔

عہدِ نبوی کا اصول: جب آپ ﷺ نے خطوط لکھوانے کا ارادہ کیا تو صحابہ نے عرض کیا کہ "عجمی بادشاہ بغیر مہر کے خط قبول نہیں کرتے۔" چنانچہ آپ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس پر "محمد رسول اللہ" کندہ تھا اور اسے بطور سرکاری مہر استعمال کیا۔ یہ آج کے "Credentials" کا پیش خیمہ تھا۔

3. پروٹوکول اور ریاستی وقار (State Protocol & Etiquette)

جدید مفہوم: دوسرے ملک کے سربراہ کو اس کے عہدے اور مرتبے کے مطابق مخاطب کرنا۔

[9] سنن ابی داؤد، کتاب العلم، باب: یہود کی زبان سیکھنا، حدیث نمبر: 3645

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4(October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
December 02, 2025

عہدِ نبوی کا اصول: آپ ﷺ نے ہرقل کو لکھے گئے خط میں "عظیم الروم" (روم کا بڑا سردار) اور مقوقس کو "عظیم القبط" کے القاب سے یاد کیا۔ آپ ﷺ نے ان کے مرتبے کا لحاظ رکھا، جو آج کل "Diplomatic Protocol" کا حصہ ہے۔

4. باہمی عمل اور تحائف (Reciprocity & Gift Exchange)

جدید مفہوم: سفارتی تعلقات میں خیر سگالی کے جذبے کے تحت تحائف کا تبادلہ۔

عہدِ نبوی کا اصول: شاہِ مصر (مقوقس) نے اسلام قبول نہیں کیا لیکن جواب میں تحائف (حضرت ماریہ قبطیہؓ، خچر، اور کپڑے) بھیجے۔ نبی کریم ﷺ نے یہ تحائف قبول فرمائے۔ یہ عمل ظاہر کرتا ہے کہ نظریاتی اختلاف کے باوجود "Reciprocity" (باہمی لین دین) کا دروازہ کھلا رکھا جا سکتا ہے۔

5. معاہدوں کی پاسداری (Pacta Sunt Servanda)

جدید مفہوم: لاطینی اصطلاح "Pacta Sunt Servanda" بین الاقوامی قانون کا بنیادی اصول ہے جس کا مطلب ہے "معاہدوں کا احترام لازم ہے۔"

عہدِ نبوی کا اصول: صلح حدیبیہ کی شرائط بظاہر مسلمانوں کے خلاف تھیں (جیسے ابو جندلؓ کی واپسی) لیکن آپ ﷺ نے معاہدے کی پاسداری کرتے ہوئے انہیں واپس کر دیا۔ یہ بین الاقوامی قانون کی سب سے بڑی مثال ہے۔

6. ناپسندیدہ شخصیت (Persona Non Grata)

جدید مفہوم: جب کوئی ریاست کسی سفیر یا ملک کے رویے کو مسترد کرتی ہے تو تعلقات منقطع کر لیتی ہے۔

عہدِ نبوی کا اصول: جب خسرو پرویز نے آپ ﷺ کا خط پھاڑا اور سفیر کی توہین کی تو آپ ﷺ نے اس کے لیے دعائے جلال فرمائی اور سفارتی تعلقات کی نوعیت بدل گئی۔ یہ اس بات کا اشارہ تھا کہ توہینِ ریاست برداشت نہیں کی جائے گی (Severance of ties)۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4(October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
December 02, 2025

خلاصہ برائے جدول (Table for Quick Reference)

عہدِ نبوی ﷺ کا عمل (Seerah Precedent)	جدید سفارتی اصطلاح (Modern Term)
سفیروں کو قتل نہ کرنے کا حکم	Diplomatic Immunity (سفارتی استثنیٰ)
مہرِ نبوی ﷺ کا استعمال	Credentials (سفارتی اسناد)
ہرقل کو "عظیم الروم" لکھنا	Diplomatic Protocol (پروٹوکول)
مقوقس کے تحائف قبول کرنا	Reciprocity / Goodwill (خیر سگالی)
صلح حدیبیہ کی شرائط پر عمل	Pacta Sunt Servanda (معاہدوں کی پاسداری)
پہلے خط کے ذریعے دعوت (جنگ سے گریز)	Preventive Diplomacy (انسدادی سفارت کاری)

پاکستان کی موجودہ خارجہ پالیسی پر اطلاق (Application on Pakistan's Foreign Policy)

1. مسئلہ کشمیر، فلسطین اور امت کا اتحاد:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مسلمان آپس میں ایک جسم کی طرح ہیں اگر ایک حصے کو تکلیف ہو تو سارا جسم بے چینی محسوس کرتا ہے"[10]۔ خطوطِ نبوی ﷺ کا بنیادی پیغام آفاقی تھا لیکن ریاستِ مدینہ نے ہمیشہ مظلوم مسلمانوں کی حمایت کی۔ پاکستان، عالمِ اسلام کی واحد ایٹمی قوت ہونے کے ناطے، امتِ مسلمہ کی امیدوں کا مرکز ہے۔ لہٰذا پاکستان کی خارجہ پالیسی کا بنیادی ستون مسئلہ کشمیر اور فلسطین کی اخلاقی، سیاسی اور سفارتی حمایت ہونا چاہیے۔ جس طرح نبی کریم ﷺ نے روم و ایران کے درمیان پھنسے ہوئے عرب قبائل کو ایک جھنڈے تلے جمع کیا۔ پاکستان کو بھی OIC کے پلیٹ فارم سے امت کو متحد کرنے کا فریضہ سرانجام دینا چاہیے[11]۔

2. عالمی دباؤ اور قومی خود مختاری کا تحفظ:

[10] مسلم بن حجاج، صحیح مسلم (بیروت: دار احیاء التراث العربی، 2000)، کتاب البر والصلۃ، حدیث: 2586

[11] خرم الٰہی، پاکستان کی خارجہ پالیسی: چیلنجز اور امکانات (لاہور: سنگِ میل پبلیکیشنز، 2018) 112

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4(October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
December 02, 2025

کسریٰ (شاہِ ایران) کی جانب سے نامہ مبارک کی توہین پر نبی کریم ﷺ کا ردعمل انتہائی باوقار اور جرات مندانہ تھا، آپ ﷺ نے کسی دباؤ کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ یہ واقعہ پاکستان کے لیے مشعلِ راہ ہے کہ "قومی خود مختاری" (Sovereignty) پر کوئی سمجھوتہ نہ کیا جائے۔ موجودہ دور میں عالمی مالیاتی اداروں یا سپر پاورز کی جانب سے "ڈو مور" (Do More) جیسے مطالبات کے سامنے پاکستان کو وہی باوقار رویہ اپنانا چاہیے جو ریاستِ مدینہ کا طرہ امتیاز تھا۔ ڈاکٹر حمید اللہ لکھتے ہیں کہ اسلامی ریاست معاہدے ضرور کرتی ہے لیکن غلامی قبول نہیں کرتی [12]۔

3. اسلاموفوبیا کے تدارک میں پاکستان کا کردار:

رسول اللہ ﷺ نے ہرقل اور مقوقس کو جو خطوط لکھے ان میں اسلام کے عقائد (جیسے عیسیٰ علیہ السلام کی بندگی) کی وضاحت کی گئی تھی تاکہ غلط فہمیوں کا ازالہ ہو سکے [13]۔ آج مغرب میں پھیلنے والے "اسلاموفوبیا" کے خلاف پاکستان کو یہی کردار ادا کرنا چاہیے۔ پاکستان کو چاہیے کہ وہ اپنی سفارت کاری (Diplomacy) کو محض سیاسی تعلقات تک محدود نہ رکھے بلکہ اسے "دعوتی مشن" کے طور پر استعمال کرے اور عالمی فورمز (جیسے اقوام متحدہ) پر اسلام کا صحیح تصور جو امن اور سلامتی کا درس دیتا ہے دنیا کے سامنے پیش کرے۔

4. پڑوسی ممالک کے ساتھ تعلقات میں "امن اور حکمت":

"صلح حدیبیہ" کا معاہدہ بظاہر مسلمانوں کے خلاف تھا لیکن نبی کریم ﷺ نے جنگ سے بچنے اور طویل مدتی امن کے لیے اسے قبول کیا جسے قرآن نے "فتح مبین" قرار دیا [14]۔ پاکستان خطے میں ایک مشکل جغرافیائی صورتحال کا شکار ہے۔ ایسے میں پڑوسی ممالک (بالخصوص بھارت اور افغانستان) کے ساتھ تعلقات میں جذبات کے بجائے "حکمت" اور "اسٹریٹجک صبر" (Strategic Patience) کی ضرورت ہے۔ جنگ آخری آپشن ہونا چاہیے اور ترجیح ہمیشہ "مکالمے" کو دی جانی چاہیے جیسا کہ ہرقل کو لکھے گئے خط میں "امن کی دعوت" (اسلم تسلم) کو فوقیت دی گئی تھی۔

نتائج اور سفارشات (Findings & Recommendations)

[12] ڈاکٹر محمد حمید اللہ، الوثائق السیاسیۃ (بیروت: دار النفائس، 1987) 108
[13] ابن قیم الجوزیہ، زاد المعاد فی ہدی خیر العباد (بیروت: مؤسسۃ الرسالہ، 1998) 3:695
[14] صفی الرحمن مبارکپوری، الرحیق المختوم (لاہور: مکتبہ سلفیہ، 2000) 380

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4(October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
December 02, 2025

اس تحقیقی مقالے کا حاصل یہ ہے کہ خطوطِ نبوی ﷺ محض تاریخی دستاویزات نہیں بلکہ بین الاقوامی تعلقات کا ایک ابدی نصاب ہیں۔ مطالعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ریاستِ مدینہ کی خارجہ پالیسی "نظریاتی اصولوں" اور "زمینی حقائق" (Pragmatism) کے بہترین امتزاج پر مبنی تھی[15]۔ جہاں قومی وقار کا معاملہ آیا (جیسے کسریٰ کے واقع میں) وہاں سخت موقف اپنایا گیا اور جہاں امن کا موقع ملا (جیسے ہرقل کے واقع میں) وہاں "مشترکات" کو ترجیح دی گئی۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی کی کامیابی مغرب یا مشرق کی اندھی تقلید میں نہیں، بلکہ سیرت کے ان روشن اصولوں کو اپنانے میں مضمر ہے۔

سفارشات (Recommendations):

اس تحقیق کی روشنی میں حکومتِ پاکستان اور وزارتِ خارجہ کے لیے درج ذیل سفارشات پیش کی جاتی ہیں:

- **فارن سروس اکیڈمی کا نصاب:** پاکستان کی سول سروسز اور فارن سروس اکیڈمی کے نصاب میں "سیرتِ نبوی اور سفارت کاری" (Diplomacy in Seerah) کا ایک لازمی ماڈیول شامل کیا جائے جس میں خطوطِ نبوی اور معاہدات کا جدید تناظر میں مطالعہ کرایا جائے[16]۔
- **سفراء کی تعیناتی کا معیار:** سفراء کی تعیناتی کے وقت حضرت زید بن ثابتؓ (زبان دانی) اور حضرت دحیہ کلبیؓ (شخصیت و وجاہت) کے معیار کو سامنے رکھا جائے۔ سفراء کو جس ملک بھیجا جائے، انہیں وہاں کی مقامی زبان اور کلچر پر عبور ہونا چاہیے[17]۔
- **سافٹ پاور (Soft Power) کا استعمال:** جس طرح نبی کریم ﷺ نے تحائف کے تبادلے اور حسنِ اخلاق سے دل جیتے پاکستان کو بھی اپنی "سافٹ پاور" (ثقافت، سیاحت اور مذہبی رواداری) کے ذریعے دنیا میں اپنا امیج بہتر کرنا چاہیے اور "دہشت گردی" کے بیانیے کو "امن پسند ریاست" کے بیانیے سے بدلنا چاہیے۔

[15] ڈاکٹر محمد حمید اللہ، عہدِ نبوی میں نظامِ حکمرانی (کراچی: اردو اکیڈمی سندھ، 1981)، 135

[16] ایس ایم برکی (S.M. Burke)، پاکستان کی خارجہ پالیسی: ایک تاریخی جائزہ، مترجم (لاہور: نگارشات، 2004)، 320

[17] احمد بن علی ابن حجر عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1994)، تذکرہ زید بن ثابت

OPEN ACCESS
CC BY